© rasailojaraid.com

انقلاب ایران سے قبل ایران کو خلیج فارس میں امریکی مفادات کے محافظ کی حیثیت حاصل تھی۔ چنانچہ اس دوران ماسکو کے ساتھ تعلقات کے حوالے سے ایران کو قدرے اعتماد حاصل رہا۔ ۱۹۷۹ء کے اسلامی انقلاب کے بعد ایران کو سلامتی کی ایک غیر متوازن صورت حال کا سامنا کرنا پڑا۔ نہ صرف سابقہ اتحادی سپرپاور (امریکہ) سے اس کے تعلقات بگاڑ کا شکار ہو گئے بلکہ اسے اپنے پڑوسی عراق کے ساتھ آٹھ سالہ طویل جنگ لڑنا پڑی۔ اس جنگ میں مغرب اور امریکہ نے اس کے دشمن عراق کو بھرپور امداد فراہم کی۔ عراق میں حکمران بعث پارٹی کی سوشلزم سے وابستگی کی بنا پر سابق سوویت یونین کی ہمدردیاں بھی عراق کے ساتھ تھیں۔

ایران عراق جنگ کے دوران ہی سوویت یونین میں فکری تبدیلیوں کا آغاز ہو گیا تھا۔ ۱۹۸۵ء میں میخائیل گورباچوف کو حکمران کمیونسٹ پارٹی کا رہنما چنا گیا اور انہوں نے اقتدار کی باگ ڈور سنبھالتے ہی مرکزیت زدہ معیشت و سیاست کو بدلنے کے پروگرام کا آغاز کر دیا۔ گورباچوف نے کمیونسٹ آئیڈیالوجی کی مخالفت نہ کرتے ہوئے بھی ایسے تصورات پیش کئے جو بالاخر کمیونزم کے خاتمے پر منتج ہوئے۔ گورباجوف کی پرسٹرائیکا اور گلاس ناسٹ کی پالیسیوں نے جہاں معاشرہ میں بنیادی تبدیلیوں کو روشناس کرایا وہیں ان کی شخصیت کو مغربی دارالحکومتوں میں مقبول بنانے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ علاوہ ازیں ان پالیسیوں کی رو سے مذہبی سرگرمیوں پر پابندیوں میں نرمی کے رویے کو اپنایا گیا اور نتیجتاً سابق سوویت یونین کے مختلف مسلم علاقوں میں مذہبی جذبات کے برملا اظہار کے واقعات عام ہونے لگے۔ صدر گورباچوف کی ان اصلاحات نے ایران کے انقلابی رہنماؤں کے رویوں میں بھی بنیادی تبدیلی پیدا کی۔

عہد نو

۱۹۸۹ء کا سال ایران - سوویت یونین تعلقات کے حوالے سے ایک اہم موڑ ثابت ہوا۔ یکم جنوری ۱۹۸۹ء کو انقلاب ایران کے رہنما آیت اللہ روح اللہ خمینی کا ایک خصوصی نمائندہ ماسکو روانہ کیا گیا جس نے گورباچوف کو امام خمینی کا ایک خط پہنچایا۔ اس خط میں انہوں نے گورباچوف کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا تھا:

> جب سے آپ نے اپنا عہدہ سنبھالا ہے' یہ احساس ہو رہا ہے کہ آپ نے دنیا کے سیاسی واقعات کے تجزیے خصوصاً" دور جدید میں روس جن مسائل سے دوچار ہے' ان کی طرف نئے سرے سے انقلاب آمیز نظر ڈالی ہے۔ دنیاوی حادثات و

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

واقعات کے سلسلہ میں آپ کے بے باکانہ فیصلے، ہو سکتا ہے کہ موجودہ دنیا پر حاکم توازن میں خلل پڑنے اور ایک بڑی تبدیلی رونما ہونے کا سبب بنیں، اس لیے میں نے چند باتوں کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا بہتر سمجھا۔

بہت ممکن ہے آپ کا دائرہ فکر اور آپ کے نئے عزائم محض پارٹی کے مسائل اور اس کے ذیل میں روسی عوام کی بعض مشکلات کا حل ڈھونڈ نکالنے تک محدود ہوں، پھر بھی جس نظریہ نے سالہا سال دنیا کے فرزندان انقلاب کو اپنے آہنی حصاروں میں مقید کر رکھا تھا، اس نظریہ پر اتنے دلیرانہ انداز سے آپ نے جو تجدید نظر فرمائی ہے، یہ بھی قابل تعریف ہے۔ اور اگر اس سے کچھ اور بلند ہو کر آپ غور و فکر کریں تو سب سے پہلا مسئلہ جو آپ کے لیے یقیناً" کامیابی کا باعث ہو گا، وہ یہ ہے کہ آپ کے بزرگوں کا جو نظریہ خدا سے دوری اور دین دشمنی پر مبنی تھا اور جس نے ملت روس کو زبردست نقصان پہنچایا ہے، آپ اس نظریے کے بارے میں تجدید نظر کریں اور پھر سوچیں۔ آپ یقین کریں کہ دنیاوی مسائل کے واقعی حل کا اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ ممکن ہی نہیں ہے۔

...کمیونزم پر سب سے پہلی کاری ضرب آپ نے لگائی ہے۔ اب اس وقت دنیا میں کمیونزم نام کی کوئی چیز باقی نہیں ہے لیکن میں آپ سے پوری سنجیدگی کے ساتھ اتنا ضرور چاہتا ہوں کہ مارکسزم کی خیالی دیواروں کو توڑنے میں آپ مغرب اور شیطان بزرگ (امریکہ) کے زنداں میں گرفتار نہ ہوں۔

محترم گورباچوف!

جس وقت آپ کی بعض جمہوریتوں میں واقع مسجدوں (کے میناروں) سے اللہ اکبر اور پیغمبر ختمی مرتبت کی رسالت کی گواہی کی صدا ستر سال کے بعد سنی گئی، "خالص محمدی اسلام" کے طرف داروں کی آنکھوں سے وفور شوق میں آنسو نکل آئے۔

آپ نے سوویت روس کی بعض جمہوریتوں میں نسبتاً" جو مذہبی آزادی دی ہے، اس سے لگتا ہے کہ اب آپ یہ خیال ترک کر چکے ہیں کہ مذہب معاشرہ کے لئے افیون ہے...۴

© rasailojaraid.com